اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

ای کامرس۔۔۔۔۔۔۔۔۔ای مفتی

کچھ عرصہ سے بین الاقوامی مارکیٹ میں ای کامرس .e.commerce کا رواج چل نکلا ہے اور اس طرح الیکٹرونک ذریعہ سے خرید وفروخت فروغ پا رہی ہے۔ جس طرح گزشتہ چند برسوں سے مالیاتی اداروں کی جانب سے یہ سہولت موجود ہے کہ اے ٹی ایم کارڈ، کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ یا چارج کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے نہ صرف کیش حاصل کیا جاسکتا ہے بلکہ بین الاقوامی سپر مارکیٹوں میں ہر طرح کی شاپنگ کی جاسکتی ہے۔اس کی ترقی یافتہ صورت یہ ہے کہ گھر بیٹھے کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ ای کامرس اور ای بزنس کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سی اشیائے صرف منگائی جاسکتی ہیں ۔ایک مفتی اور عالم دین گھر بیٹھے بیروت اور دنیا کے مختلف کتب خانوں سے کتابیں منگا سکتا ہے، اور کمپیوٹر پر ای بکس (e.Books) کی خریداری کرسکتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سودوں سے آگے بڑھ کر اب بڑے بڑے بین الاقوامی تجارتی سودے ای کامرس کے ذریعہ ہونے لگے ہیں۔اس طرح کے سودوں میں سودے (انعقادِ بیع) سے قبل نہ تو مبیع کو دیکھنے کی نوبت آتی ہے نہ اس کا ناپ تول کرنے اور اس پر حقیقی قبضہ کرنے کا مرحلہ آتا ہے بلکہ ایک شخص پاکستان میں اپنے آفس کے کمپیوٹر کے ذریعہ، یا گھر بیٹھ کر سری لنکا سے مال خریدتا ہے اور امریکا میں فروخت کردیتا ہے۔ وہ اس خرید وفروخت کے لئے نہ تو سری لنکا کا سفر کرتا ہے کہ مبیع کا قبضہ حاصل کرسکے اور نہ امریکہ جاتا ہے کہ جاکر مبیع کا قبضہ دے سکے۔ بلکہ اس سارے عمل میں وہ صرف ای کامرس کا سہارا لیتا ہے۔اور حقیقی کی بجائے حکمی قبضہ (e.posession) کے ذریعہ ساری تجارت (ای بزنس) اپنے گھر کے کمپیوٹر پر کرلیتا ہے۔ای کامرس میں بہت سے فوائد ہیں مگر شرعی اعتبار سے کئی سقم اور خرابیاں بھی ہیں جن میں سے ایک بیع قبل القبض ہے۔ پھر ایک ہی مجلس میں تقابض نہ ہوتا ہے، اور ثمن پر قبضہ تو عموماً مبیع کے منزل مقصود پر پہنچ جانے کے بہت بعد ہوتا ہے۔ ہاں البتہ ای کامرس میں کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ بسا

اوقات منٹوں اور سیکنڈوں میں کروڑوں روپے کی ایڈوانس پے منٹ بھی ہو جاتی ہے۔دنیا کے بدلتے ہوئے معروضی حالات میں ای کامرس کے جواز یا عدم جواز پر اہل علم کو غور وفکر کی دعوت دی جاتی ہے ۔عدمِ جواز کی صورت میں اس کے جائز متبادلات بھی تجویز کئے جانے چاہئیں جو بین الاقوامی تجارت کے نئے طور طریقوں سے جائز استفادہ کی راہ ہموار کرتے ہوں ۔لاؤڈ اسپیکر پر نماز اور، فون اور انٹر نیٹ پر نکاح کے جواز یا عدم جواز کے چکر سے ہنوز نکل نہ پانے والی ملتِ اسلامیہ کو ایک نیا چیلنج درپیش ہے۔

ای کامرس، ای بزنس ای سوسائٹی وغیرہ کے بعد اب تو ای گورنمنٹس (e.Governments) کا رواج بھی عام ہورہا ہے ۔سوال یہ ہے کہ ای گورنمنٹ e,Government یا online Government کے خط وخال شرعی اعتبار سے کیا ہونے چاہئیں ، اس کے لئے ایک نئی الاحکام السلطانیہ مرتب کرنے کی ضرورت ہوگی یا وہی لکھی لکھائی کام آجائے گی ۔مفتیانِ کرام سے گزارش ہے کہ وہ مکمل ای گورنمنٹ e.Government کے قیام سے قبل ایک ای احکام السلطانیہ مرتب فرمانے کی سعی فرمائیں تاکہ جدید ای دنیا (Modern e.World) کے تقاضوں کو پورا کرسکیں ۔اسی طرح اب نئے مفتیانِ کرام اپنے فتاوی بھی نئے انداز سے مرتب فرمائیں تاکہ بہت جلد ایک ای فتاوی (e.Fatawaa) کا مجموعہ تیار ہوکر دنیا کی ضروریات کو پورا کرسکے۔ جیسے ماضی قریب میں بڑا مفتی یا بڑا عالم بننے کے لئے مفتی یا عالم کا آن لائن ہونا ضروری تھا، اسی طرح فی زمانہ بڑا مفتی یعنی ای مفتی (e.Mufti) وہی ہوگا جو سب سے پہلے مسائل کی الیکٹرانک تفہیم پیش کرے گا۔ہم دعاء گو ہیں کہ اللہ رب العزت عالم اسلام کے علماء ومفتیانِ کرام کو نئے چیلنجز کا سامنا کرنے اور ان سے (Electronically) الیکٹرونی طریقے سے نمٹنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

عالم اسلام کو

نیا اسلامی ہجری سال مبارک ہو

(مجلس ادارت)

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)